احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 30 اگست 2001

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 30 اگست 2001ء 10 جمادی الثانی 1422 ہجری - 30 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 196

عالمی پیغام

انجیل میں حضرت یوحنا کا ایک کشف یوں بیان ہوا ہے کہ میں نے ایک فرشتے کو ابدی انجیل لئے ہوئے دیکھا جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا تاکہ زمین کے باشندوں اور ہر قوم اور قبیلے اور زبان اور امت کو خوشخبری سنائے اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آپہنچی ہے اور اسی کو سجدہ کرو جس نے زمین و آسمان کو اور سمندر اور پانی کے چشموں کو پیدا کیا ہے

(مکاشفہ یوحنا باب 14 آیت 6، 7)

حصہ اول

"دیکھو خدا نے ایک جہان کو جھکا دیا"

مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے تاریخی، روح پرور اور انقلاب انگیز نظارے

پرچم کشائی، ائرپورٹ پر استقبال، ڈیوٹیوں کا افتتاح، مختلف قومیتوں کے جلسے اور شعبہ تراجم

جماعت احمدیہ جرمنی کا 26واں اور مرکزی عالمی جلسہ سالانہ 2001ء 24 تا 26 اگست کو من ہائیم شہر کے خوبصورت علاقے مئی مارکیٹ میں تاریخ عالم میں نئے سنگ ہائے میل رقم کرتا ہوا کامیابی سے منعقد ہوا- جرمنی کے مشہور شہر فرینکفرٹ کے جنوب میں 75 کلومیٹر کے فاصلے پر من ہائیم شہر واقع ہے، اس شہر میں ایک بہت بڑی جگہ مئی مارکیٹ ہے جہاں بہت وسیع پیمانے پر اجتماعات، نمائشیں، اجلاسات اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں- اور یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ جرمنی اس سے پہلے 6 مرتبہ اپنے جلسہ ہائے سالانہ منعقد کر چکی ہے- جلسہ سالانہ 2001ء بھی اسی جگہ بہت وسیع پیمانے پر منعقد کیا گیا-

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ سالانہ جرمنی کے جلسوں کے اعتبار سے 26واں جلسہ ہے لیکن یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے عالمی مرکزی جلسے کے طور پر منعقد ہوا- یعنی یہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے دور مبارک میں منعقد ہونے والے قادیان کے جلسے، لاکھوں احباب کے ایمانوں کو تازہ کرنے والے ربوہ کے جلسے اور برطانیہ کے عالمی جلسوں کے بعد چوتھی جگہ پر منعقد ہونے والا تاریخی مرکزی جلسہ تھا- یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی قابل ذکر تھا کہ یہ یورپ بھر میں متبعین قرآن کا عظیم ترین اجتماع تھا-

اس جلسے کے انتظامات بہت وسیع پیمانے پر کئے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدگی، خلوص، لگن اور انتھک کوششوں سے جماعت احمدیہ جرمنی کے کارکنان نے اس جلسے کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا، سب خدمت گاروں نے دن رات محنت کر کے اپنے کام سرانجام دیئے-

جلسہ میں شمولیت کے لئے اکناف عالم سے احمدی بڑی کثرت سے جرمنی تشریف لائے لیکن صرف یہی احباب ہی اس جلسہ میں شامل نہیں ہوئے بلکہ اس جلسے میں وہ احباب وخواتین بھی شامل تھے جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے اور انہوں نے ایم ٹی اے کے ذریعے اس کی کارروائی کو دیکھا اور سنا- اس لحاظ سے اس جلسے کے سامعین وناظرین کا حلقہ ساری دنیا پر محیط تھا اور یہ ایم ٹی اے کے آسمانی تحفے کے نتیجے میں میسر آیا-

تقریب پرچم کشائی

جماعت احمدیہ کا 21ویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء بروز جمعۃ المبارک شروع ہوا- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستانی وقت کے مطابق شام چار بج کر پچپن منٹ پر لوائے احمدیت لہرا کر جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کا باقاعدہ آغاز فرمایا- حضور انور جب ہلکے سنہرے رنگ کی کار پر لوائے احمدیت لہرانے کے لئے تشریف لائے تو بہت سے احباب پہلے ہی وہاں اپنے پیارے آقا کے دیدار اور پرچم لہرانے کا یہ روح پرور تاریخی نظارہ دیکھنے کے لئے موجود تھے حضور انور نے مخصوص چبوترے پر تشریف لا کر پہلے لوائے احمدیت اور پھر لوائے جرمنی اپنے دست مبارک سے لہرایا- اس کے بعد حضور انور نے دعا کرائی- اور اپنی کار میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہو گئے جہاں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب بھی تھا-

ائرپورٹ پر استقبال

جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کا اعلیٰ روایات کے مطابق فرینکفرٹ کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر پرتپاک استقبال کیا گیا- بعض غیر ملکی مہمانوں کے جلسہ میں شمولیت کے بارے میں تاثرات اور انٹرویوز بھی ایم ٹی اے کے ذریعے نشر کئے گئے- محترم منور عابد صاحب نے جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے مہمانوں کا استقبال کیا اور انٹرویوز بھی لئے- جن مہمانوں اور وفود کے انٹرویوز ایم ٹی اے پر نشر ہوئے ان میں محترم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس اور ان کا وفد- محترم مظفر احمد درانی صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ اور ان کا 10 افراد پر مشتمل وفد، محترم محمد شریف عودہ صاحب آف کبابیر، محترم ماسٹر محمد حسین صاحب سابق مربی سلسلہ فجی، محترم خواجہ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قازقستان اوران کا وفد اور محترم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ آف ربوہ شامل ہیں- ان سب شخصیات نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت پر اپنے پرمسرت جذبات اور نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا-

ڈیوٹیوں کا افتتاح

مورخہ 22 اگست 2001ء کو محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا اور معائنہ فرمایا- محترم امیر صاحب نے مختلف شعبہ جات میں تشریف لے جا کر ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا- جلسہ گاہ میں ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا- محترم امیر صاحب نے اس موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا 21ویں صدی میں جماعت احمدیہ کا یہ پہلا عالمی مرکزی جلسہ سالانہ ہے اسے کامیاب بنانے کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے- امیر صاحب نے اس سلسلہ میں محنت اور دعاؤں پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ اس جلسہ کی تیاری بہت پہلے سے شروع ہو گئی تھیں اور اب بہت حد تک اس کا کام مکمل بھی ہو چکا ہے لیکن آخری مراحل میں ابھی بھی بہت محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے- آپ نے فرمایا ان ڈیوٹیوں کے ادا

باقی صفحہ 2 پر

7 ستمبر بروز جمعہ یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید کی تقریب پر خطبہ جمعہ کے علاوہ ایسے دیگر ذرائع بھی اختیار کرنے ضروری ہیں جن سے تحریک جدید کے جملہ مطالبات کی طرف مؤثر رنگ میں یاددہانی ہو جائے- عہدیدار حضرات کتاب "مطالبات تحریک جدید" سے مناسب حال اقتباسات احباب جماعت کے علم میں لائیں مثال کے طور پر تحریک جدید کیا ہے؟ کے ضمن میں حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد نمایاں طور پر پیش کیا جائے- فرمایا:-

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے-"

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت لیکچرار ریاضی

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں ریاضی کے لیکچرار کی آسامی خالی ہے- جس کے لئے ایم ایس سی ریاضی فرسٹ ڈویژن / سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے- خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوائیں-

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

ضروری اعلان

نصرت جہاں اکیڈمی کے جونیئر سیکشن کی کلاسز پریپ I اور II سکول میں تعمیر و مرمت کی وجہ سے 30 ستمبر 2001ء سے شروع ہوں گی- طلباء طالبات و والدین نوٹ فرمالیں-"

(پرنسپل)

پوسٹ آفس کا فون نمبر

پوسٹ آفس ربوہ کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے- اب 213924 ہے-

بقیہ صفحہ 1

کرنے والے خدام اور دیگر افراد کو یاد رکھنا چاہئے جو اس وقت مختلف جگہوں پر اپنے اپنے کام انجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ان احباب کو بھی یاد رکھیں جو دور دراز کے ملکوں کا سفر کر کے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لا رہے ہیں محترم امیر صاحب نے آخر پر مختلف ڈیوٹیوں پر متعین ناظمین سے ملاقات کی اور ان کے کام کے سلسلہ میں بعض سوالات بھی کئے۔

افسر جلسہ سالانہ کا انٹرویو

محترم مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کی تیاری کے سلسلہ میں بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تیاری کا سلسلہ 13 اگست سے دعا کے ساتھ شروع کیا گیا۔ پہلے دن 20-25 کے قریب بہت بڑے بڑے ٹینٹ آ گئے تھے اور پہلے دن شام تک ساڑھے تین سو کارکنان جلسہ کی ریکارڈ حاضری تھی۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے اس جلسے کی تیاریوں کے سلسلہ میں وقف عارضی کی تحریک فرمائی تھی اس پر احباب کی کثیر تعداد نے مختلف رجسٹر سے لبیک کہا اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ کل 120 واقفین عارضی نے دیگر احباب کے علاوہ جلسے کی تیاریوں میں حصہ لیا۔

امسال جلسہ کے وسیع انتظامات کے لئے بہت محنت کی گئی۔ جلسہ گاہ میں بھی توسیع کی گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق 40-45 ممالک سے مختلف وفود کی آمد کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ زیادہ تعداد میں مہمانوں کی آمد کے پیش نظر مختلف ائر پورٹس سے مہمانوں کو من ہائیم تک پہنچانے کے لئے خاص بسوں اور ویگنوں کا انتظام کیا گیا۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا تسلسل اس جلسہ میں بھی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ مختلف قومیتوں کے احباب کے لئے پہلے سے بڑھ کر لنگر خانہ کے انتظامات کئے گئے تھے۔ مختلف ممالک سے آنے والے احباب کے لئے ان کی پسند کے کھانوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

مئی مارکیٹ میں رہائش کے لئے دو بڑے بڑے ٹینٹ نصب کئے گئے جن کا کل رقبہ 3600 مربع میٹر تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے احباب نے اپنے پرائیویٹ خیمہ جات نصب کئے اور جلسہ گاہ میں بھی سونے کا انتظام موجود تھا نیز مئی مارکیٹ کے گرد و نواح میں موجود ہوٹلوں میں احباب نے انفرادی طور پر اور شعبہ رہائش کی طرف سے بکنگ کرائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ قریبی شہر میں بھی رہائش کے انتظامات کئے گئے۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

امسال جلسہ کے لئے بہت وسیع انتظامات کئے گئے۔ مردانہ جلسہ گاہ کا پنڈال پہلے سے زیادہ کھلا تھا اسی مناسبت سے سٹیج پر بھی خصوصی توجہ دی گئی اور گزشتہ سالوں کی نسبت مختلف تھا۔ پھولوں اور جھالروں سے مزین سٹیج پہلے سے زیادہ وسیع اور خوبصورتی سے بنایا گیا۔ پس منظر میں سفید سکرین آویزاں کی گئی۔ جس پر مختلف تصاویر اور ویڈیوز دکھائی جاتی رہیں۔ جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کا کلوز شارٹ دکھایا گیا اور دیگر مقررین کی تقاریر کے دوران موضوع کی مناسبت سے سکرین پر مناظر بدلتے رہے۔ یہ جدت قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالوں کی صرف ایک منظر کی بجائے امسال لمحہ لمحہ بدلنے والی تصاویر اور حضور انور کا کلوز شارٹ دکھایا جاتا رہا تاکہ وسیع و عریض پنڈال میں دور بیٹھے ناظرین اپنے آقا کا چہرہ مبارک آسانی سے دیکھ سکیں اور دلوں کی پیاس بجھائیں۔ سٹیج پر موجود ڈائس کے اوپر انگریزی زبان میں

International Convention Ahmadiyyah (-) Jamat Germany 2001

لکھا ہوا تھا۔

مختلف قومیتوں کے جلسہ گاہ

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر مختلف قوموں کے لئے جلسہ گاہ بنائے گئے تاکہ ہر رنگ اور نسل کے احباب اپنی اپنی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی میں حصہ لے سکیں۔ حضور انور کے خطابات اور مجلس عرفان کے علاوہ انہوں نے اپنے اپنے جلسہ گاہوں میں تقاریر سنیں۔ حضور انور نے ان جلسہ گاہوں کا ایک ایک کر کے دورہ فرمایا۔ مہمانوں سے ملاقات فرمائی منتظمین سے سوالات پوچھے اور غیر ملکی مہمانوں کے سوالوں کے جواب مرحمت فرمائے۔

اس جلسہ گاہ کے علاوہ غیر ملکی مہمانوں کے لئے رہائش گاہ اور کھانے کا انتظام بھی علیحدہ کیا گیا تھا۔ تاکہ انہیں اپنے وطن سے دور کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ

امسال مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لئے کیبنز جلسہ گاہ کے باہر بنائے گئے تھے تاکہ جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ حاضرین کے بیٹھنے کی جگہ میسر آ سکے۔ دیگر شعبہ جات کی طرح یہ شعبہ بھی جلسہ کے دوران مستعد رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور دیگر کارروائی کے کل 13 زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ امسال پہلی مرتبہ یہ تجربہ کیا گیا کہ 4 زبانوں میں ترجمے انگلستان سے ریلے ہوئے یعنی مترجم انگلستان میں بیٹھے ہوئے ترجمہ کر رہے تھے اور جرمنی میں موجود مہمان ان تراجم سے براہ راست مستفید ہو رہے تھے۔ ان کے علاوہ 9 زبانوں میں جرمنی میں ہی ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔

کھانے پینے اور دیگر اشیاء کے سٹالز

جلسہ سالانہ کا ایک حصہ اس کے بازار اور وہاں موجود مختلف کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر خوبصورت اور اہم اشیاء کے سٹالز بھی ہوتے ہیں۔ مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب خواتین جلسے کی کارروائی کے علاوہ ان سٹالز پر جا کر خرید و فروخت اور لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر بھی جرمنی کے علاوہ کئی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب اور فیملیز نے بھر پور تیاری کے ساتھ سٹالز لگائے اور جلسہ کی گہما گہمی میں اضافہ کیا۔ کھانے پینے کے سٹالوں میں جو اشیاء رکھی گئیں ان میں سے اہم یہ ہیں۔ بھنا ہوا اور روسٹ مرغ اور چرغہ، سیخ کباب، شامی کباب، تکے، بھنی ہوئی مچھلی، مچھلی کباب اور پکوڑے پان کے سٹال، شیزان کی مصنوعات، فالودہ، مختلف اقسام کے پھل اور سافٹ ڈرنکس وغیرہ۔

ان سٹالز پر دیگر چیزوں میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے خوبصورت اور دیدہ زیب فوٹو فریم، ٹوپیاں پاکستانی اور دیگر ممالک کے روایتی ملبوسات، الیس اللہ والی نئے ڈیزائن کی انگوٹھیاں، شعبہ سمعی بصری جرمنی کی تیار کردہ سی ڈی، تصاویر اور کتب وغیرہ شامل ہیں۔

دنیا بھر میں اپنی نوعیت کے اس منفرد اور عالمی بازار میں ہر رنگ و نسل اور زبان سے تعلق رکھنے والے افراد کا رش لگا ہوا تھا ایشیائی، افریقی، امریکی، انگریز الغرض ہر قومیت اور علاقے سے تعلق رکھنے والے احباب نے اپنی پسند کی چیزیں خریدیں۔ اس بازار کے ناظم صاحب نے ایم ٹی اے کے ناظرین کو بتایا کہ ان سٹالز پر بہت سے خدام مختلف وقتوں میں ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس بازار میں 30 سے زائد سٹالز موجود ہیں۔ جن کی نگرانی سٹالز لگانے والوں کے سپرد ہے لیکن عمومی نگرانی کے لئے نظامت بازار کا شعبہ قائم ہے۔

رپورٹ حمید اللہ ظفر صاحب

بیت السبوح جرمنی کا افتتاح

30 مارچ 2001ء جمعۃ المبارک کا دن تاریخ احمدیہ جرمنی میں ایک یادگار دن رہے گا جب اس روز صبح نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم اسماعیل نوری صاحب نے اس بلڈنگ کی چابی حاصل کی۔ آپ کے ساتھ ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم سعید گیسلر صاحب اور آرکیٹیکٹ مکرم مسعود جاوید صاحب بھی تھے جنہوں نے اس بلڈنگ کی ضروری اشیاء کی پڑتال کی اور اسی روز 7 بجے شام محترم امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور امارت فرینکفرٹ سٹی کے نمائندگان بیت السبوح میں اکٹھے ہوئے۔ اس موقع پر بیت السبوح کا پہلا گیٹ مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی نے چابی لگا کر کھولا۔ دوسرا گیٹ مکرمہ اختر درانی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے جب کہ تیسرا گیٹ مکرم فلاح الدین خان صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ نے کھولا۔ اسی طرح ایوان خدمت کا گیٹ مکرم حافظ عمران مظفر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے کھولا۔

فرینکفرٹ کے بہت سے احمدی احباب بھی اس نئے سنٹر کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ تمام احباب و خواتین نے محترم امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں اس پوری بلڈنگ کو دیکھا۔ اس بلڈنگ کو دیکھنے کے بعد سب احباب کینٹین میں اکٹھے ہوئے جہاں تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اتنا اچھا سنٹر عطا فرمایا ہے کہ ہم سب نیشنل مجلس عاملہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اکٹھے ہو کر یہاں کام کریں گے ہم سب اکٹھے غلبہ حق کی مہم کو پر جوش طور پر آگے سے آگے بڑھائے جائیں گے۔ یہاں ہمیں تربیت کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہو گی اور ہم سب محبت و پیار اور مثالی تعاون سے رہیں گے۔ محترم امیر صاحب نے خصوصی طور پر اس جگہ کو صاف ستھرا رکھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اس بلڈنگ کی صفائی کے معیار کو ہمیشہ قائم رکھیں۔

اسی طرح محترم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر و مشنری انچارج نے بھی مختصر خطاب میں بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم فلاح الدین خان صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ سٹی نے پر مسرت جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سنٹر کی منظوری عطا فرماتے ہوئے جماعت جرمنی کی بہتر کارکردگی کے لئے دعائیں بھی کی ہیں۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 2001ء)

دیار مغرب سے جانے والو دیار مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
(کلام طاہر)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد قیمت 3-00 روپے مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی

مجلس سوال و جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر عراق کیوں تشریف لے گئے تھے؟

فرمودہ 17 فروری 1947ء بمقام قادیان

فرمایا:

چند دن ہوئے کچھ آدمی لاہور سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بعض سوالات کئے۔ جن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ حضرت علیؓ مدینہ چھوڑ کر عراق کی طرف کیوں چلے گئے تھے؟ یہ **ایک ایسا تاریخی سوال ہے** جس کے متعلق ہمیشہ ہی مختلف آراء رہی ہیں اور لوگوں کے دلوں میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا رہا ہے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے کہ آپ عراق تشریف لے گئے۔ جب کہ مدینہ اسلام کا مرکز تھا۔ بعض لوگوں نے اپنی نادانی سے یہ خیال کیا ہے کہ انہوں نے مدینہ کو اس لئے چھوڑا کہ آپ ڈرتے تھے کہ مدینہ کے لوگ میری زیادہ مخالفت کریں گے اور چونکہ عراق کے لوگوں سے آپ کو زیادہ ہمدردی کی امید تھی۔ اس لئے آپ وہاں چلے گئے۔ قطع نظر اس سے کہ عراق کے لوگوں کو آپ سے ہمدردی تھی۔ مدینہ کے لوگوں کی مخالفت کا خیال بالبداہت باطل ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ انصار کو حضرت علیؓ سے بالخصوص محبت تھی اور مدینہ درحقیقت انصار کا ہی شہر تھا۔ اس لئے یہ خیال بالکل غلط ہے باقی رہی عراق والوں کی ہمدردی سو یہ درست ہے اور **اس کی وجہ** یہ ہے کہ جو لوگ حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے وہ یا تو مصر کے رہنے والے تھے یا عراق کے رہنے والے۔ مصر میں عبداللہ بن سبا ان کا سردار تھا اور وہی اس فتنہ کا بانی مبانی تھا۔ درحقیقت وہ مصری فلسفہ کا معتقد تھا۔ اور اُسے اسلام سے کوئی دلی رغبت نہ تھی۔ جب اسلام مختلف ممالک میں پھیلا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا مگر اندرونی طور پر **نظام خلافت کے خلاف** جدوجہد شروع کر دی۔ اور ایسے اعتقادات بھی پھیلانے شروع کر دیئے جو اسلام کے خلاف تھے۔ مثلاً اس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دراصل وہ تناسخ کا قائل تھا۔ مگر آدمی بڑا ذہین اور ہوشیار تھا۔ اگر وہ یوں کہتا کہ تناسخ درست ہے تو لوگ جوش میں آجاتے۔ مگر اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ رسول کریم ﷺ کی روح دوبارہ دنیا میں آئے گی اب **کون ایسا انسان ہے** جو اس کی مخالفت کر سکے۔ ہر شخص کہے گا کہ کاش ایسا ہی ہو۔ اور ہم پھر رسول کریم ﷺ کو اس دنیا میں دیکھ سکیں۔ اس نے چالاکی یہ کی کہ قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں جو رسول کریم ﷺ کے مکہ میں دوبارہ آنے کے متعلق تھیں۔ یا وہ پیشگوئیاں جو آپؐ کی بعثت ثانیہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ جیسے سورہ جمعہ میں پیشگوئی ہے۔ ان سے استدلال کر کے وہ اپنے عقیدے کو تقویت دیتا اور کہتا کہ ان میں رسول کریم ﷺ کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ لوگ محبت رسول کی وجہ سے اس کی ان باتوں سے خوش ہو جاتے۔ اور وہ حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہ کرتے۔ اسی طرح قرآن کریم کی یہ آیت کہ ان الذی فرض علیك القرآن اس سے وہ یہ استدلال کرتا کہ رسول کریم ﷺ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے حالانکہ اس میں **فتح مکہ کی پیشگوئی** تھی۔ اور مکہ ہی مراد تھا۔ کیونکہ وہ عربوں کا مرجع تھا اور ہمیشہ حج کے لئے لوگ مکہ میں آتے جاتے تھے۔ بہرحال وہ لوگ جنہیں رسول کریم ﷺ سے محبت تھی۔ مگر انہوں نے آپ کو دیکھا نہ تھا۔ وہ ان باتوں سے خوش ہوتے اور کہتے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ دنیا میں تشریف لاویں۔ غرض عبداللہ بن سبا اپنے اندر **ایک بہت بڑے فتنہ کی روح** رکھتا تھا۔ اس نے لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے ادھر ادھر آدمی بھیجے۔ تو عراق کے لوگوں میں اس نے بے چینی اور اضطراب محسوس کیا۔ اور اس نے سمجھا کہ اگر میرے مفید مطلب کوئی لوگ ہو سکتے ہیں۔ تو وہ عراق کے لوگ ہی ہیں۔ درحقیقت عراق کے لوگوں میں بے چینی اور اضطراب کی وجہ یہ تھی کہ ایرانیوں سے جنگ کرنے کے بعد جب عرب افواج واپس لوٹیں تو انہیں عرب میں واپس جانا پسند نہ آیا۔ کیونکہ وہ دنیا کے دوسرے ممالک میں رہ کر ترفہ اور خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کی عادی ہو چکی تھیں۔ گویا ان کی مثال بالکل ویسی ہی تھی جیسے پرانے زمانہ میں جب کوئی یورپ جاتا تو اس کی حالت ہو جاتی۔ اب تو یورپ میں آنا جانا ایک روزمرہ کی بات ہو گئی ہے اور اس میں کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا۔ لیکن پرانے زمانہ میں جب کوئی بیرسٹر یورپ سے واپس آیا کرتا تھا تو وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ ہم یوں کریں گے بلکہ جب اسے ہندوستانیوں سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا تو وہ اس انداز میں کلام کیا کرتا کہ "ہم لوگ یوں بولتا" "تم لوگ یوں کہتا" اور بعض کے متعلق تو یہاں تک لطیفہ بن جاتا کہ خواہ ان کا اپنا رنگ کتنا ہی کالا ہوتا وہ دوسروں کو اپنی انگریزیت جتانے کے لئے یہ کہتے کہ تم کالا لوگ یوں ہوتا ہے اسی طرح اہل عرب کی زندگی بالکل سادہ تھی ان کا کھانا پینا اور پہننا بالکل سادہ تھا۔ جب قیصر و کسریٰ کی حکومتوں پر وہ حملہ کرنے کے لئے گئے تو صحابہؓ نے تو ان سے کوئی خاص اثر قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ خود بھی **متمدن زندگی** بسر کرتے تھے مگر بدوی لوگ جب ادھر انطاکیہ اور ادھر ایران کی سرحدوں پر پہنچے۔ اور ان گوہ کھانے والوں اور اونٹنی کا دودھ پی پی کر گزارہ کرنے والوں نے دیکھا کہ دنیا میں بڑے بڑے محلات ہیں۔ کمروں میں قالینیں بچھی ہوئی ہیں۔ آفتابوں میں ہاتھ دھلائے جاتے ہیں۔ دسترخوانوں پر کھانے کھلائے جاتے ہیں تو انہیں واپس جانا سخت گراں گزرا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ ایسی اعلیٰ زندگی ترک کر کے ہمارے لئے پھر وہی غیر تمدن زندگی بسر کرنا بالکل ناممکن ہے چنانچہ ایرانی فوجیں جب فتوحات حاصل کرنے کے بعد لوٹیں تو وہ عرب میں نہیں آئیں۔ بلکہ عراق میں پھیل گئیں کیونکہ اب **متمدن زندگی کا نقشہ** ان کے سامنے تھا اور وہ شہری زندگی سے متمتع ہونا زیادہ پسند کرتے تھے۔ دوسری طرف رومی حکومت کو شکست دینے والی فوجیں جب واپس لوٹیں تو وہ بھی عرب کی بجائے فلسطین اور شام وغیرہ علاقوں میں پھیل گئیں کیونکہ فلسطین اور شام کے علاقے اچھے متمدن تھے اور ان میں صنعت و حرفت کا خوب زور تھا۔ غرض ایک طرف عراق اور دوسری طرف فلسطین اور شام چھاؤنیاں بن گئیں۔

اور اسلامی فوجوں نے ان مقامات پر اپنا ڈیرہ ڈال لیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی اور عراق کا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ تو حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس قدر افتادہ زمینیں ہیں انہیں محفوظ رکھا جائے لوگوں میں بانٹا نہ جائے۔ جب ایران سے اسلامی فوجیں واپس لوٹیں تو چونکہ عربی زندگی ان کے مذاق کے مطابق نہیں رہی تھی۔ وہ ان چھاؤنیوں میں بس گئیں اور یکدم بڑے بڑے شہر کوفہ اور بصرہ وغیرہ آباد ہو گئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان لوگوں کو چسکے پڑے ہوئے تھے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ بدویوں میں لوٹ مار بھی ہوتی ہوگی۔ اگر یہ لوگ واپس مدینہ چلے جاتے تو دین کی خدمت کرتے اور دنیا دارانہ **خیالات** ان کے دماغوں میں پیدا نہ ہوتے۔ مگر جب یہ واپس لوٹے تو ادھر ان کو کوئی کام نہ رہا۔ اور ادھر ان کی عادتیں خراب ہو چکی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ زمینیں ہم میں تقسیم ہو جانی چاہئیں تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھائیں عراق کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو یہ تمام حالات لکھے مگر آپ نے فرمایا میں اس مطالبہ کو منظور نہیں کر سکتا۔ یہ افتادہ زمینیں اسی طرح پڑی رہیں تاکہ آئندہ عرب کی ترقی کی سکیم جاری رہے۔ حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ نے بھی ایسا ہی کیا مگر آپ کے ابتدائی چھ سالہ عہد خلافت میں ایک طرف تو جنگیں ختم ہو گئیں اور دوسری طرف **کوئی نیا پروگرام** نہ بنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی طرف سے یہ مطالبہ بڑے زور سے شروع ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ کو حضرت عمرؓ کی پالیسی پسند تھی اور انہوں نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ ان زمینوں کو بجائے لوگوں میں تقسیم کرنے کے ان کی آمد کو غرباء پر خرچ کیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں میں اور زیادہ بے چینی شروع ہو گئی اور انہوں نے گورنروں پر اعتراض کرنے شروع کر

دیئے۔ آخر یہ فتنہ بڑھتے بڑھتے ایسا رنگ اختیار کر گیا کہ تمام عالم اسلامی اس کی لپیٹ میں آگیا۔ اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا "اسلام میں اختلاف کا آغاز" میری ایک کتاب ہے جس میں یہ تمام تفاصیل چھپی ہوئی موجود ہیں جب **حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے** اور صحابہؓ وغیرہ نے اپنی طاقت کو منظم کرنا شروع کیا تو بغاوت کرنے والے گروہ کو اپنی فکر پڑ گئی۔ چنانچہ ان میں سے کچھ تو روتے ہوئے حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ حضور پر ہی اب تمام عالم اسلامی کی وحدت کا انحصار ہے۔ کچھ حضرت معاویہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ پر ہی اب اسلام کی ترقی کی بنیاد ہے۔ کچھ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ جو کچھ کر سکتے ہیں آپ ہی کر سکتے ہیں۔ کچھ حضرت عائشہؓ کے پاس جا پہنچے اور ان سے اس فتنہ کو دور کرنے کی درخواست کی۔ حضرت علیؓ کے گرد یہ جتھا زیادہ ہو گیا کیونکہ **حضرت علیؓ کا نقطہ نگاہ** یہ تھا کہ پہلے امن قائم ہونا چاہئے اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو سزا دینی چاہئے۔ اگر فوراً سزا دی گئی تو فساد بڑھ جائے گا کم نہیں ہو گا۔ اس کے بالمقابل حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ ان کو فوراً سزائیں ملنی چاہیں یہ دونوں نقطہ نگاہ سیاسی لحاظ سے صحیح ہیں کبھی فوری گرفت کرنی پڑتی ہے اور کبھی ڈھیل دینی پڑتی ہے۔ میاں بیوی کا ہی جھگڑا ہو تو کبھی خاوند بالکل خاموش رہتا ہے اور کبھی اس خیال سے کہ بچے گستاخ نہ ہو جائیں اسے فوراً ڈانٹ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ اور حضرت زبیرؓ نے تو یہ **پہلو اختیار** کیا کہ ان کو فوراً سزا ملنی چاہئے اور حضرت علیؓ نے یہ پہلو اختیار کیا کہ پہلے امن قائم ہونے دو پھر جو مجرم ثابت ہو گا اسے سزا دی جائے گی۔ چونکہ عراق کے لوگ بھی اس فتنہ کو کھڑا کرنے والے تھے اور وہ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے میں پیش پیش تھے یہ لازمی بات تھی کہ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتے۔ حضرت عائشہؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے تو ان کو دھتکار دیا۔ مگر حضرت علیؓ چونکہ پہلے امن قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان سے ہمدردی کرنا مناسب سمجھی اور سرزنش نہ کی۔ یہی وجہ تھی کی عراق والوں کو حضرت علیؓ سے ہمدردی ہو گئی اور انہوں نے حضرت علیؓ کو عراق میں بلا لیا پس اس میں مدینہ والوں کی کسی دشمنی کا سوال نہیں۔ مدینہ والے انصار تھے اور انصار حضرت علیؓ سے خاص طور پر محبت رکھتے تھے۔ **حقیقت یہ ہے** کہ چونکہ بالعموم بدوی قبائل فوجوں میں چلے گئے تھے۔ اور عرب کی آبادی بہت کم ہو چکی تھی۔ اس لئے عرب میں رہنے والا بیرونی حملہ کی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ مثلاً اگر حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ ہو جاتی۔ تو دمشق میں بیٹھے ہوئے حضرت معاویہ بہت بڑی فوج لا سکتے تھے۔ مگر مدینہ میں حضرت علیؓ اپنے ساتھ کوئی فوج نہیں لا سکتے تھے۔ پس چونکہ عرب سے کافی فوج کا ملنا مشکل تھا اور حضرت علیؓ نے یہ دیکھا کہ معاویہ دمشق میں بیٹھے تیاری کر رہے ہیں آپ مدینہ چھوڑ کر عراق میں چلے گئے۔ اور آپ نے سمجھا کہ عراق اور ایران خوب آباد علاقے ہیں میں وہاں رہ کر اسلام کی حفاظت کے لئے کافی فوج بھرتی کر سکتا ہوں یہ جواب تھا جو اس روز میں نے دیا مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ حضرت علیؓ کے عراق جانے میں اللہ تعالیٰ کی ایک اور بھی **بہت بڑی حکمت تھی**

ایک اور حکمت

بسا اوقات انسان ایک قدم اٹھاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں یہ قدم فلاں غرض سے اٹھا رہا ہوں لیکن درحقیقت اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کوئی اور حکمت کام کر رہی ہوتی ہے۔ رسول کریم ﷺ پر جب مکہ میں مظالم ہوئے اور یہ مظالم روز بروز بڑھتے چلے گئے تو آپؐ نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ ہجرت کر کے گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت بڑی کثرت کے ساتھ ہیں۔ طائف اور مکہ کے درمیان ایک مقام نخلہ نامی ہے۔ آپؐ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ غالباً ہجرت کا مقام نخلہ ہے۔ مگر اللہ کے نزدیک ہجرت کا مقام نخلہ نہیں بلکہ مدینہ تھا۔ اگر آپؐ اپنی مرضی سے ہجرت کرتے تو آپ کی نظر مکہ سے دس پندرہ میل کے فاصلہ پر ہی پڑتی۔ اور اس طرح الٰہی منشاء جو اسلام کے دنیا میں پھیل جانے کے متعلق تھا۔ وہ پورا نہ ہو سکتا۔ کیونکہ مکہ متمدن دنیا سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے **آپؐ کو یہ حکم تھا** کہ دشمن پر خود حملہ نہیں کرنا۔ اگر یہی صورت حالات رہتی۔ تو ایرانی اور رومی حکومت کو کبھی خیال بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ مسلمان ایک بڑھنے والی قوم ہے۔ اور ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت آپ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ تو ایک طرف رومیوں کی نظر آپ پر پڑنی شروع ہوئی اور دوسری طرف ایرانیوں نے **مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت** کا مشاہدہ شروع کیا۔ کیونکہ پاس پاس ہی یہودی اور عیسائی قبائل آباد تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے طاقت پکڑنی شروع کی۔ تو مدینہ کے مرکز ہونے کی وجہ سے یہودی اور عیسائی قبائل کے ذریعہ ادھر ایران میں رپورٹیں پہنچنی شروع ہوئیں۔ اور ادھر رومیوں کو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا احساس ہونے لگا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ گربہ کشتن روز اول کے مطابق ہمیں آج ہی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے معدوم کر دینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ وہ بڑھیں اور ہمارے لئے کسی **مستقل خطرہ کا باعث** بن جائیں چنانچہ ایرانی حکومت نے تو اپنے دو آدمی اس غرض کے لئے بھیجے کہ وہ رسول کریم ﷺ کو پکڑ کر لے آئیں۔ اور رومی حکومت نے سرحد پر لشکر بھیج دیا۔ تا کہ مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر ختم کیا جا سکے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے تو رومی اور ایرانی لشکروں کی حقیقت ہی کیا تھی۔ یہ تو ایسی ہی بات تھی۔ جیسے بچے بعض دفعہ ماں باپ کو ہوہو کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر بہرحال قیصر کسریٰ سے زیادہ عقلمند تھا۔ کسریٰ تو اتنا احمق نکلا کہ اس نے محمد رسول ﷺ کے لئے صرف دو سپاہی بھیج دیئے۔ اور سمجھا کہ اسلام کو مٹانے کے لئے اس کے صرف دو سپاہی کافی ہیں۔ بہرحال یہ ایک ذریعہ بن گیا۔ خدائی حکم کو قبول کرتے ہوئے دشمن سے لڑنے کا ورنہ رسول کریم ﷺ نے خود حملہ نہیں کرنا تھا اور دشمن اس وقت تک حملہ نہیں کر سکتا تھا۔ جب تک اسے انگیخت نہ ہوتی۔ مگر جب مدینہ میں ان کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں نے ترقی کرنی شروع کی تو حکومتوں کو فکر پیدا ہوا اور وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں نکل کھڑی ہوئیں اس طرح اسلام اور کفر کی کھلم کھلا جنگ ہوئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان تمام دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے۔ پس ہجرت میں بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ مدینہ سے چند آدمی گئے اور وہ رسول کریم ﷺ کو مکہ سے مدینہ لے آئے مگر درحقیقت **یہ ایک الٰہی تدبیر تھی** اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ مسلمانوں کو مکہ سے دور لے جا کر ایران اور روم کے سامنے کھڑا کر دے اور اس طرح وہ آپؐ سے نبٹ لیں۔ اسی طرح چاہے حضرت علیؓ کے ذہن میں یہ الٰہی تدبیر آئی ہو یا نہ آئی ہو مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت علیؓ کے عراق جانے میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت تھی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہو چکی تھیں مگر وہ کلی طور پر مٹی نہیں تھیں۔ بلکہ ایک طرف ایرانی حکومت کا بقیہ اور دوسری طرف رومی حکومت کا بقیہ مسلمانوں کے خلاف معاندانہ عزائم اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھتا تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اگر موقعہ ملے تو مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے **اس فتنہ کے ازالہ کے لئے** اللہ تعالیٰ نے یہ تدبیر کی کہ ایک طرف معاویہؓ کو دمشق میں بٹھا دیا۔ اور دوسری طرف حضرت علیؓ کو عراق میں بٹھا دیا۔ اسلام کو ایک طرف رومی حکومت سے خطرہ ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت رومی حکومت حملہ کرتی تو مسلمانوں کا زندہ رہنا بہت محال ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ جس علاقہ سے گزر کر رومی حکومت آسکتی تھی اس کے دروازے پر حضرت معاویہؓ اسلامی فوجوں کو جمع کر رہے تھے دوسری طرف ایران سے حملہ کا خطرہ ہو سکتا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ حضرت علیؓ نے عراق میں ڈیرے ڈال دیئے۔ بظاہر وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ بظاہر حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے خلاف اور حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ کے خلاف اپنی فوجیں جمع کر رہے تھے۔ مگر درحقیقت وہ دونوں اسلام کی **حفاظت** کر رہے تھے۔ معاویہؓ کی تیاریوں کو دیکھ کر رومی حکومت اسلام پر حملہ کرنے سے ہچکچاتی تھی اور علیؓ کی تیاریوں کو دیکھ کر ایرانی حکومت مسلمانوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی جرات نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ تاریخ میں اس کا ایک ثبوت بھی موجود ہے لکھا ہے کہ جب مسلمانوں کو آپس کی خانہ جنگی بڑھتی چلی گئی تو روما کے بادشاہ کو کسی نے کہا کہ یہ وقت مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ وہ آپس میں لڑ رہے ہیں بہتر ہے کہ ان پر فوج کشی کر دی جائے۔ جب پوپ کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے بادشاہ کو روکا اور کہا اس قوم میں بیداری پیدا ہو چکی ہے اب اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ پھر اس نے ایک مثال دی اور چونکہ وہ دشمن تھا اس نے گندی ہی مثال دی۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت دو کتے لایئے اور ان کے سامنے گوشت ڈال دیجئے جب گوشت ڈالا گیا تو دونوں کتے آپس میں لڑنے لگ گئے اس پر پوپ نے کہا اب ان پر **ایک شیر چھوڑ دیجئے** شیر چھوڑا گیا تو وہ دونوں کتے اپنی لڑائی چھوڑ کر شیر پر حملہ آور ہو گئے۔ پوپ نے کہا بس اسی طرح جب آپ نے حملہ کیا ان دونوں نے اکٹھے ہو کر آپ پر حملہ کر دینا ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ یہ بات انہی دنوں میں اڑتی اڑتی حضرت معاویہؓ کے کان تک پہنچ گئی کہ روما کا بادشاہ مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے حضرت معاویہ نے بادشاہ کو پیغام بھجوایا کہ ہمارے گھر کے جھگڑوں سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو پہلا جرنیل جو علیؓ کی طرف سے اس مقابلہ کے لئے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔ پس اگر شام اور عراق میں یہ میدان جنگ نہ ہوتے تو چونکہ اس وقت **مسلمانوں کی ابتدائی حالت تھی** دشمن ان پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ایک دشمن کے منہ کے سامنے مسلمانوں کا ایک کیمپ لگ گیا۔ اور دوسرے دشمن کے سامنے مسلمانوں کا دوسرا کیمپ لگ گیا۔ اس طرح وہ زمانہ گزر گیا۔ اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے رومی اور ایرانی حکومتوں کے حملوں سے محفوظ کر دیا۔ پس یہ ایک الٰہی تدبیر تھی جو اس تمام کارروائی کے پس پردہ کام کر رہی تھی۔ اگر حضرت علیؓ مدینہ میں ہی رہتے تو ایران ضرور حملہ کر دیتا۔ کیونکہ ایران کا دروازہ خالی پڑا تھا۔ اور اگر معاویہؓ دمشق کی بجائے یمن میں ہوتے تو رومی حکومت ضرور حملہ کر دیتی کیونکہ رومی حکومت کا دروازہ خالی پڑا تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے ایسی تدبیر کی کہ وہ بظاہر آپس میں لڑنے کی تیاری کرتے رہے مگر درحقیقت اس میں بھی **اسلام کی حفاظت کا ایک بہت بڑا راز** پنہاں تھا اور اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تم بے شک لڑو۔ ہمارا اسلام پھر بھی قائم رہے گا۔ پھر بھی وہ دشمن کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔ اس طرح اس فتنہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کا سامان پیدا فرمایا۔ (الفضل 23،24 جون 1961ء)

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی کبھی نہ بھولنے والی دل گداز یادیں

خداداد رہنمائی کی صلاحیت - دوستی نبھانے والا وجود - اپنے خادموں سے محبت اور دلداری

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

ایک دوسرے کے مخالف ایک جگہ

سابق صدر ایوب خان نے جب 1962ء میں ملک میں انتخابات کرانے کا اعلان کیا تو علاقہ کے متعدد قابل ذکر سیاسی و سماجی رہنما حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے شروع ہوئے اور آپ سے انتخابات میں امیدوار کھڑے کرنے کے سلسلہ میں رہنمائی کے طالب ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی عظیم شخصیت اور غیر جانبداری نے ایک ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا۔ وہ یہ کہ علاقہ کے متحارب گروپوں کے سرکردہ جن کے باہمی شدید اختلافات تھے اور اب بھی ہیں، اور جو کبھی ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوئے تھے۔ وہ آپ کی بصیرت غیر جانبداری اور خداداد رہنمائی کی صلاحیتوں کے باعث ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے چنانچہ علاقہ کے معروف رہنماؤں کے اصرار پر آپ نے انہیں وقت دیا جس میں متحارب گروپوں کے سرکردہ رہنماؤں نے شرکت کی۔

ان میں درج ذیل بڑے بڑے عمائدین شامل تھے۔ جھنگ کی نامور شخصیت کرنل عابد حسین مرحوم۔ مہر دوست محمد صاحب لالی سابق ایم پی اے، سابق ممبر وفاقی مجلس شوریٰ (جنرل ضیاء دور) ملک محمد ممتاز صاحب نسوانہ ایڈووکیٹ سابق ایم پی اے و سابق وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ۔ مہر غلام حیدر بھروانہ مرحوم سابق ایم این اے سردار صغیر احمد صاحب مرحوم سابق چیئرمین بلدیہ چنیوٹ و سابق صوبائی وزیر، سید ریاض حسین شاہ صاحب سابق چیئرمین یونین کونسل بخش والا مہر غلام عباس صاحب لالی، ملک محمد نواز صاحب نسوانہ کانڈی وال سابق وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع جھنگ، اور مہر احمد یار صاحب امانہ سیال، ڈسٹرکٹ کونسلر حلقہ بھوانہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مذکورہ بالا تمام افراد نے علاقہ کی مجموعی فلاح و بہبود کے لئے ایک "آزاد گروپ" کی تشکیل کی۔ جس کا مقصد علاقائی سیاست کو قدیم علاقائی اور خاندانی بندھنوں سے آزاد کرا کے تعمیری سوچ دینا تھا۔ اور علاقہ کی خدمت و نمائندگی کا حق چند مخصوص اور محض رئیس گھرانوں تک محدود رکھنے کی بجائے اس خدمت میں تعلیم یافتہ روشن خیال، اہل اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو بھی آگے لانا تھا۔ چنانچہ اس مثبت سوچ اور اتحاد کے باعث پہلی مرتبہ علاقہ کے معروف رؤساء کے مقابلہ میں آزاد گروپ کی طرف سے ملک محمد ممتاز خان نسوانہ بی، اے، ایل ایل بی، صوبائی امیدوار اور مہر غلام حیدر بھروانہ مرحوم قومی اسمبلی کے امیدوار نامزد ہوئے۔ ان دونوں اصحاب کی آزاد گروپ میں شامل تمام افراد نے بھرپور تائید کی جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے امیدوار مہر غلام حیدر بھروانہ جیت گئے۔ جب بھروانہ صاحب کی کامیابی کا اعلان چنیوٹ کے پولنگ سٹیشن سے کیا گیا۔ تو وہ سب سے پہلے شکریہ ادا کرنے کے لئے آزاد گروپ کے ہمراہ ربوہ تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب اتفاقاً ربوہ میں موجود نہ تھے۔ چنانچہ وہ سیدھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکریہ ادا کیا آپ نے انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔

صوبائی امیدوار اگرچہ جیت تو نہ سکے لیکن یہ اتحاد اور انتخاب علاقہ میں آزاد اور تعمیری سوچ رکھنے والے متوسط طبقہ کے لوگوں کو ایک مخصوص بندھن سے آزاد کرانے کیلئے سنگ میل ثابت ہوا۔ یہ ابتدائی کوشش تھی جو انجام کار اس طرح کامیاب ہوئی کہ سال 1977ء میں ملک محمد ممتاز صاحب حضور کی تائید و حمایت سے ایم، پی، اے منتخب ہو گئے۔ اس کے بعد تاحال ہر انتخاب میں اس علاقہ کے متوسط طبقے کے افراد جو آزاد گروپ سے منسلک تھے ان میں سے کوئی نہ کوئی منتخب ہوتا چلا آرہا ہے۔

حضور کی زندگی کے آخری ایام تک ان سرکردہ رہنماؤں کا حضور سے قریبی رابطہ رہا اور وہ ہر کٹھن مرحلہ پر حضور کی رہنمائی حاصل کرتے رہے اور حضور اقدس بھی باوجود خلافت کی عظیم ذمہ داریوں کے علاقہ کے اجتماعی مفاد اور بھلائی کے پیش نظر ان لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے اپنے قیمتی لمحات عطا فرماتے رہے۔

حضور سے خاکسار کی تین آخری ملاقاتیں جو ماہ مئی 1982ء میں ہوئیں ان میں ایک ملاقات میں حضور نے اس گروپ کا ذکر کرتے ہوئے اس گروپ کے ایک سرکردہ رکن کے بارے میں بعض ہدایات عطا فرمائیں۔

بھروانہ صاحب کی وہ جرأت جو انہوں نے ایک مرحلے پر جماعت احمدیہ کی تائید میں دکھلائی اس کے پیچھے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ان کے ساتھ خلوص اور شفقت تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو ان کی وفاداری کا مکمل احساس تھا۔ چنانچہ جب بھروانہ صاحب موصوف نے 1970ء میں جمیعت العلمائے پاکستان کے ٹکٹ پر جھنگ کے حلقہ سے انتخاب لڑا تو باوجود بظاہر ان کا تعلق مولویوں کی جماعت سے ہونے کے حضور نے انکی کامیابی کے لئے دعا اور امداد فرمائی اور موصوف کامیاب ہوئے۔ دراصل بھروانہ صاحب خود تو مولوی نہ تھے مگر سیاسی گروہ بندیوں میں وہ اس جماعت سے اشتراک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انکی مجبوریوں کا حضرت صاحب نے قطعاً برا نہ منایا بلکہ ان کی پہلے ہی کی طرح تائید و حمایت کی۔

وفاداری اور دوستی نبھانے والا وجود

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں جب بھی غیر از جماعت معززین ملاقات کیلئے تشریف لاتے اور آپ سے تعلق مستحکم کرنے اور دوستی کو کماحقہ نبھانے کا تاثر دیتے تو آپ انہیں اکثر و بیشتر فرماتے کہ ہم جب کسی سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پہلے کبھی ہاتھ واپس نہیں کھینچتے۔

حضور درج ذیل مثالوں کو بیان کر کے اپنے تعلق دوستی کی وضاحت فرماتے کہ حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا دوست شراب کے نشہ میں دھت بازار میں پڑا ہو تو میں اسے کندھے پر اٹھا کر لانے سے کبھی عار محسوس نہیں کروں گا۔ اور یہ کبھی نہیں سوچوں گا کہ لوگ کیا کہیں گے۔

دوسری مثال حضور اس عرب کی پیش فرمایا کرتے تھے جس کا بیٹا ہر کس و ناکس کو دوست بنا لیا کرتا تھا لیکن وہ مشکل کے وقت اس کے کام نہ آتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے بیٹے کو وفادار دوست کی عملی مثال دینے کی خاطر آدھی رات کو اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر اپنے ایک دوست کے گھر گئے۔

دونوں باپ بیٹے نے مکان پر جا کر دستک دی اور آواز دیکر بتایا کہ ہم آپ سے ملنے آئے ہیں۔ اندر سے جب کچھ دیر تک جواب نہ آیا تو لڑکے نے کہا ابا! آپ کے دوست نے باہر آنا تو کجا آپکی آواز کا جواب تک نہیں دیا۔ اس پر اس کے والد نے کہا بیٹا انتظار کرو۔

تھوڑی دیر کے بعد گھر کا دروازہ کھلا اور صاحب خانہ اس حالت میں بر آمد ہوا کہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں اشرفیوں کی تھیلی تھی۔ آتے ہی کہا کہ آپ آدھی رات کے وقت آئے ہیں اس لئے میں تیار ہو کر آیا ہوں۔ اگر آپ کو کسی دشمن کا سامنا ہے تو آیئے چل کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر مالی پریشانی ہے تو یہ اشرفیوں کی تھیلی حاضر ہے۔

یہ صورت حال دیکھ کر بیٹا مخلص دوست کی اہمیت اور پہچان سمجھ گیا۔ کہ واقعی دوست ایسا ہی ہوتا ہے جو مشکل وقت میں کام آئے۔

اسی تعلق پروری کی نادر مثال ملاحظہ فرمائیں۔ جب حکومت نے حضرت مسیح موعود کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" ضبط کی تو حضرت صاحب نے مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب اور خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مہر غلام حیدر صاحب بھروانہ ایم این اے سے رابطہ کریں۔

گرمیوں کا موسم تھا۔ بھروانہ صاحب مرحوم اطلاع ملتے ہی سخت گرمی میں دوپہر کے وقت ربوہ

تشریف لائے۔ محترم مولانا احمد خان نسیم صاحب نے اپنا مدعا بیان کیا۔ چند لمحات کے بعد ہی بھروانہ صاحب بولے۔ عجیب زیادتی ہے کہ پاکستان میں اسلام کے خلاف لکھنے میں آزادی ہے لیکن کوئی ان کے خلاف جواب دے تو وہ ضبط کر لیا جائے۔ ساتھ ہی کہا کہ چند سفید کاغذ دیں۔ کاغذ ملتے ہی ہر کاغذ کے نیچے بلا توقف دستخط کرتے چلے گئے اور کہا کہ اس پر آپ جو چاہے احتجاجی بیان لکھیں اور پریس کو دے دیں۔ نیز افسران بالا کو بھی میری طرف سے یہ بیان بھجوا دیں۔ میں ہر جگہ اور ہر پلیٹ فارم پر اس کی توثیق اور تائید کروں گا۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں گورنر کے پاس جا کر بھی احتجاج کروں گا۔ یاد رہے کہ اس وقت مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نواب آف کالا باغ جیسے سخت گیر شخص تھے۔

چنانچہ انہوں نے گورنر صاحب کے پاس جا کر احتجاج کیا۔ گورنر نواب آف کالاباغ نے پوچھا آپ کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایم این اے خدا کے فضل کے بعد جماعت احمدیہ کے تعاون سے بنا ہوں۔ میرا فرض ہے کہ ان کے جائز حقوق کی پاسداری کروں اور ان کی ہر ممکن حمایت کروں۔ نواب آف کالاباغ کو بھروانہ صاحب کی طرف سے حکومتی پالیسی کے برعکس یہ جرأت اور مداخلت ایک آنکھ نہ بھائی۔ چنانچہ اس کے بعد جب انتخابات کا وقت آیا تو گورنر نے بھروانہ صاحب کو ٹکٹ سے محروم کر دیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ان تمام حالات سے باخبر تھے اور آپ نے بھروانہ صاحب کی وفا کا جواب بھرپور وفا سے دینے کا عزم کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ بھروانہ صاحب کو ہماری حمایت کی سزا دی گئی ہے۔

اور قارئین کرام! یہ بات کسی معجزہ سے کم نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کی تائید و حمایت کرنے کے بعد بھروانہ صاحب جہاں سے اور جس حلقہ سے بھی انتخاب میں کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضرت خلیفہ ثالث کی دعاؤں کے طفیل اور جماعتی تعاون کے باعث ہر دفعہ کامیاب وکامران ہوئے ایک بھی الیکشن میں شکست نہیں کھائی۔ حتیٰ کہ 1970ء میں ان کا مقابلہ ایک ملکی سطح کے نامور سیاستدان سابق وزیر محترم کرنل سید عابد حسین سے تھا۔ اور یہ الیکشن بھروانہ صاحب نے غیر معمولی ووٹوں کی برتری کے ساتھ جیتا۔ یہ اعتماد اور وفا کا تعلق جانبین نے خوب نبھایا۔

میری چائے ناصر بنائے گا!!

حضرت میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت خوبصورت اور دلکش دل عطا فرمایا تھا جو اپنے کارکنوں اور خادموں کی محبت اور دلداری سے لبریز رہتا تھا۔ ایک واقعہ سنئے۔ بات کتنی معمولی ہے اور محبت کا بے ساختہ اظہار کتنا دل نشیں ہے۔

1964ء کی بات ہے خاکسار میاں صاحب کے کسی ارشاد کی تعمیل میں ربوہ سے باہر گیا ہوا تھا۔ شام کو واپسی ہوئی۔ تعلیم الاسلام کالج میں جہاں حضور مسند خلافت پر فائز ہونے سے پہلے بطور پرنسپل مقیم ہوتے تھے۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کوٹھی میں غالباً کوئی جماعتی اجلاس ہو رہا تھا۔ جماعت کے بڑے بڑے بزرگ عہدے داران تشریف فرما تھے۔ (حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو ان دنوں میاں ناصر احمد کہلاتے تھے) جالی میں سے مجھے دیکھ لیا اور فرمانے لگے ناصر اندر آجاؤ۔ خاکسار حسب ارشاد اندر حاضر ہو گیا۔ اس اثناء میں گھر سے چائے آ گئی۔ حضور فرمانے لگے ناصر چائے بناؤ۔ خاکسار نے چینی ڈالنے کے لئے ابھی چمچ اٹھایا ہی تھا کہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے فوراً میرے ہاتھ سے چمچ لے لیا اور خود چائے بنانا چاہی حضرت میاں صاحب نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ فوراً فرمایا اچھا یہ .... صاحب اپنی چائے خود بنالیں اور میری چائے ناصر بنائے گا۔ حضرت میاں صاحب کے ان الفاظ پر ان صاحب نے فوراً چمچ مجھے واپس تھمادی۔ ساتھ ہی حضرت میاں صاحب فرمانے لگے آپ جانتے ہیں، (میری طرف اشارہ کر کے) یہ کون ہیں؟ بعض بزرگ جانتے تھے انہوں نے میرا نام بتایا۔ حضرت میاں صاحب فرمانے لگے اس کا تعارف میں کرواتا ہوں۔ فرمانے لگے یہ وہ مخلص نوجوان ہے جس کی رپورٹ صحت کے لحاظ سے معیاری ہوتی ہے۔

ان تعریفی کلمات کے بعد خاکسار نے یہ عہد باندھ لیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس حسن ظن کو تازیست نبھاؤں گا۔ چنانچہ حضور کی وفات (جون 1982ء) تک مجھے جو بھی ذمہ داری سونپی گئی اسے اپنے اس عہد کے مطابق نبھانے کی کوشش کرتا رہا۔

ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے رہو

چوکیدار نے ایک چور کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہ ساری رات بڑے کرب میں مبتلا رہا۔ اسی حالت میں اس کے کان میں کسی شخص کے رونے کی آواز آئی جو اپنی تنگ دستی پر خدا سے شکوہ کر رہا تھا۔ چور نے پکار کر کہا کہ اے بھائی جا خدا کا شکر کر ہاتھ تنگ ہیں تو کیا ہوا میری طرح بندھے ہوئے تو نہیں۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول

سادہ زندگی کیا ہے اور کیوں ضروری ہے؟

سادہ زندگی کی تعریف کو معین اور جامع صورت میں پیش کرنا امر محال ہے البتہ اس ضمن میں نمونہ کے طور پر سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضورؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں کو پیش کیا جا سکتا ہے اس لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ بیان کرتے وقت فرمایا

"ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہؓ کی تھی اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں۔"

(مطالبات ص 15)

ان مقدس زندگیوں میں سادہ زندگی کے جو مظاہر دیکھنے میں آئے مطالبہ سادہ زندگی کے ذریعہ سیدنا حضرت مصلح موعود جماعت میں وہی مظاہر دیکھنا چاہتے تھے جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں؟"

(مطالبات ص 175)

ان ارشادات میں وہ سب کچھ بیان کر دیا گیا ہے جو ہمیں سادہ زندگی کے مطالبہ کے تحت کرنا چاہئے روز مرہ کے اخراجات بشمول زیورات میں کفایت۔ مساوات۔ ایثار اور محنت کی عادت سادہ زندگی کے اہم اجزاء ہیں۔

سادہ زندگی کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب سیدنا حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں ہی پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت مالی قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔"

(مطالبات ص 26)

پھر فرمایا:۔

"آج (دین حق) کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہئے کہ (دین حق) کی خاطر قربانی کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں جب تک ایسا نہ کیا جائے (دین حق) کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں کے دلوں میں محبت ہے (دین حق) کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ خدمت (دین حق) کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

(مطالبات ص 26)

پھر فرمایا:۔

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

(مطالبات ص 28)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنے والی جنگ سے کیا مراد ہے اور اس میں ہمارے ایمان کی آزمائش کیسے ہو گی اور ہمیں اس آزمائش میں کیسے کامیابی ہو گی۔

یہاں جنگ سے مراد توپ و تلوار کی جنگ نہیں بلکہ جنگ سے مراد خلافت کے زیر سایہ عالمگیر پیمانے پر دعوت الی اللہ کا جہاد کبیر ہے جو امامت کی نگرانی میں سال بہ سال کامیابیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا 165 سے زائد ملکوں پر محیط ہو چکا ہے اور کروڑوں سعید روحیں سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر اپنی تربیت کے لئے ہزاروں قرآنوں لاکھوں نسخہ جات تراجم قرآن مجید اور مناسب حال لٹریچر کے کروڑوں اوراق کی منتظر بیٹھی ہیں۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے معیاری قربانیاں مطلوب ہیں یہ وہ آزمائش ہے۔ جس سے ہم دو چار ہیں۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ تحریک جدید خلافت کے زیر سایہ ہمارے غلبہ کی ضامن ہے۔

خلافت کے زیر سایہ جب غلبۂ احمدیت تحریک جدید سے وابستہ ہے تو اسی کی خاطر جائز خواہشات کو بھی ترک کر دینا عین سعادت ہو گی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ کفایت عمل میں لا کر سیدنا حضرت مصلح موعود کے فرمودہ اعلیٰ معیار کی قربانی کرنا یعنی ایک ماہ کی ساری آمد اپنے پیارے امام کے حضور پیش کر دینا ہی ہمیں اس آزمائش سے عہدہ برآ کر سکتا ہے جس کے لئے ہر مخلص احمدی کو کوشاں اور جویاں رہنا چاہئے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کے ایک پاکیزہ خطاب میں سے چند الفاظ ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں جن کی یاد دہانی ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔ نومبر 1999ء میں فرمائی تاکہ ہم خدمت دین کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ فرمایا:۔

"عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

اللہ تعالیٰ اس مقدس آواز پر ہمیں بطیب خاطر اور بعزم صمیم لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔
آمین۔

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

عزیز مکرم ظفر احمد بھٹی ابن مکرم عبدالرؤف صاحب بھٹی دارالبرکات نے امسال میٹرک کے امتحان میں 745 نمبر لے کر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں (سائنس گروپ بوائز) میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ مزید برآں انہوں نے ربوہ کے تمام سکولوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ عزیز ظفر احمد بھٹی مکرم عبدالمومن صاحب طاہر مربی سلسلہ (عربی ڈیسک) لندن کے بھتیجے ہیں اور واقف زندگی ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور خادم دین بنائے۔

نکاح

مورخہ 22 جولائی 2001ء بروز اتوار بعد نماز عصر عزیز مکرم طارق فواد ابن مکرم مولانا عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ سابق امیر و مربی انچارج تنزانیہ ایسٹ افریقہ کے نکاح کی تقریب ہمراہ ظہیرہ ہما بنت مکرم ڈاکٹر انور احمد مبشر عمل میں آئی نکاح کا اعلان بیت المجیب احمد نگر میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ مکرم طارق فواد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کا پڑپوتا اور مکرم میاں نیک عالم صاحب کا پڑنواسہ ہے اور عزیزہ ظہیرہ ہما حضرت منگو خان رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور سلسلہ کے بزرگ حافظ محمد رمضان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے آباء و آجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمات دینیہ کی توفیق دے اور یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

گمشدہ کاغذات

مکرم منور احمد ناصر صاحب ولد ناصر احمد صاحب 3-A/20 دارالرحمت شرقی الف ربوہ (چناب نگر) کے نام کا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ برائے داخلہ بنوایا تھا۔ جو کہیں گم ہو گیا ہے جس دوست کو ملے وہ حسب ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں یا پہنچا دیں۔

میاں عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ربوہ

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ایوب خاں صاحب بھٹی سابق صدر جماعت احمدیہ کلسیاں ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 21 اگست 2001ء بروز منگل وفات پا گئے۔ پسماندگان میں ان کے دو بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

مکرم منور احمد ابن مکرم عبدالغنی صاحب آف احمد نگر نزد ربوہ کا بیٹا (عمر 15 یوم) مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہے اور فضل عمر ہسپتال کے C.C.U وارڈ میں داخل ہے کمزوری بہت ہے۔ والدین بہت پریشان ہیں۔ احباب سے بچہ کی معجزانہ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم اطہر رفیق ورک ابن چوہدری محمد رفیق صاحب ورک آفیسر (ر) مسلم کمرشل بنک حلقہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا نکاح بحق مہر پانچ ہزار کینیڈین ڈالر ہمراہ عزیزہ آصفہ شریف صاحبہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب کلو پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال کینیڈا مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر ضلع فیصل آباد نے مورخہ 19- اگست بروز اتوار بعد نماز ظہر بیت الفضل فیصل آباد میں پڑھا۔ عزیزم اطہر رفیق ورک سلسلہ کے مشہور بزرگ محترم ماسٹر حسن محمد صاحب کلوسوہلوی کا نواسہ ہے۔ جبکہ لڑکی محترم ماسٹر صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی چوہدری عطاء محمد صاحب کلوسوہلوی کی پوتی ہے۔ محترم ماسٹر صاحب ساری عمر ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان اور پھر چنیوٹ میں بھی پڑھاتے رہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

اعلان داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ شماریات، کیمسٹری، جیوگرافی، اسلامک اسٹڈیز، عربی، اکنامکس، پولیٹکل سائنس، ماس کمیونیکشن، سرائیکی، فزکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، ہسٹری اینڈ پاکستان اسٹڈیز، انگلش، اردو، اقبالیات، فارسی، ایم بی اے، آئی ٹی، لاء، ایجوکیشن، B.Ed لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، اپلائیڈ سائیکالوجی، داخلہ فارم 15 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 26- اگست

پاکستان ائیر فورس میں بطور فائٹر پائلٹ اور ایروناٹیکل انجینئر شمولیت کے لئے رجسٹریشن 28 اگست تا 8 ستمبر تک قریبی پی اے ایف انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر میں کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 27- اگست 2001ء

پاک فوج میں بطور "جوان" شمولیت کے لئے اپنی رجسٹریشن قریبی ضلعی بھرتی دفتر میں 10 ستمبر تا 20 ستمبر کروا لیں مزید معلومات کیلئے جنگ 26 اگست 2001ء

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مشرف واجپائی ملاقات نتیجہ خیز ہو گی چین نے ستمبر میں نیویارک میں صدر جنرل مشرف اور بھارتی وزیراعظم واجپائی کے درمیان دوسری ملاقات کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس کے مثبت نتائج نکلیں گے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق چینی دفتر خارجہ کی خاتون ترجمان ژویانگ ژاؤ نے کہا ہے کہ ہم نے اس معاملے سے متعلقہ رپورٹ دیکھی ہیں ہم جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر دونوں لیڈروں کی ملاقات کو سراہتے ہیں اور اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ ملاقات مثبت پیشرفت حاصل کر سکتی ہے۔

اسرائیلیوں نے فلسطینی بستی تباہ کر دی اسرائیلی فوج کے غزہ کے علاقے میں فلسطینیوں کی ایک بستی کے 14 گھر بلڈوزروں سے مسمار کر دیئے۔ 20 گھروں کو نقصان پہنچا جبکہ مغربی کنارے کے سرحدی شہر میں اسرائیلی فوج نے ٹینکوں سے حملہ کر کے ایک فلسطینی چیک پوسٹ تباہ کر دی جس سے ایک اہلکار شہید ہو گیا اور قصبے الجالا میں اسرائیلی فائرنگ سے شہید ہونے والا فلسطینی پولیس اہلکار دم توڑ گیا۔ امریکہ اقوام متحدہ، یورپی یونین، مصر، ایران، عراق اور اردن نے اسرائیلی حملے میں فلسطینی پاپولر فرنٹ کے رہنما ابوعلی مصطفیٰ کو شہید کرنے کی مذمت کی ہے۔ اسرائیلی اخبارات نے بھی فلسطینی رہنما کو فوجی حملے میں شہید کرنے کے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

پاکستان اور امریکہ بڑے مقاصد حاصل کریں گے امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ پاکستان اور امریکہ نے ماضی میں مل کر بہت سے اچھے اور بڑے مقاصد حاصل کئے ہیں اور وہ مستقبل میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ انہوں نے آزادی پاکستان پریڈ کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ غربت اور کشیدگی سے پاک خوشحال جنوبی ایشیا کے لئے پاکستان سے تعاون کو تیار ہیں۔

چیچن جانبازوں کا گاؤں پر دوبارہ قبضہ چیچن جانبازوں نے چیچنیا کے پہاڑوں میں روسی افواج کے ساتھ طویل جھڑپ کے بعد ایک گاؤں اور پہاڑی قصبے پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ چیچن ترجمان کے مطابق ان علاقوں پر جانبازوں نے اس ماہ کے دوران دوبارہ قبضہ کیا ہے۔

مٹی کا تودہ گرنے سے 8 افراد ہلاک نیپال میں شدید مون سون بارشوں کے باعث مٹی کا تودہ گرنے سے ایک ہی خاندان کے 8 افراد زندہ دفن ہو گئے پولیس ذرائع کے مطابق مٹی کا بڑا تودہ بگلانگ ضلع میں ارجیوا گاؤں میں پہاڑ کے قریبی مکان پر گرا۔ جہاں بدقسمت خاندان کے افراد سو رہے تھے بگلانگ کھٹمنڈو سے 255 کلومیٹر مغرب میں ہے۔

افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کا منصوبہ افغانستان بھر کے سیاسی گروپوں کے اجتماع کی تجویز پر افغانستان میں طالبان کی گرفت کمزور پڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس اجتماع کا مقصد ملک میں امن اور حفاظت کی فضا قائم کرنا ہے۔ یہ بات افغان وزیر خارجہ نے بتائی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ افغانستان کے تمام طبقوں کے پانچ سو نمائندوں کو بلا رہے ہیں تا کہ وہاں ایک وسیع البنیاد حکومت قائم کی جا سکے۔ ہم جلد از جلد ایسی حکومت کا قیام چاہتے ہیں۔

امریکیوں کا تکبر توڑ دیا عراق نے کہا ہے کہ وہ مزید امریکی اور برطانوی طیارے مار گرائے گا۔ یہ بات بصرہ کے علاقے میں جاسوس امریکی طیارہ گرائے جانے کے ایک روز بعد کہی گئی ہے۔ صدر صدام حسین کے بیٹے کے اخبار "بابل" نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ جارحیت کا مقابلہ کرنے کا جرات مندانہ عراقی فیصلہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ بغیر پائلٹ کے چلنے والے امریکہ کے جاسوس طیارے کو طیارہ شکن توپوں کے ذریعے گرا کر عراق نے امریکی تکبر کو توڑ دیا ہے۔

افغانستان میں گرفتار غیر ملکی انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس نے افغانستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے الزام میں گرفتار 8 غیر ملکیوں سے ملاقات کی۔

واجپائی نے میری تضحیک کی مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے یہ کہتے ہوئے کہ واجپائی نے میری تضحیک کی ہے دھمکی دی ہے کہ حکمران اتحاد چھوڑ دوں گا۔

انڈونیشیا میں چار باغی ہلاک انڈونیشی فوجیوں نے صوبہ آچے میں چار علیحدگی پسند باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف مقدمہ بلجیئم کی عدالت میں اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون کے خلاف فلسطینیوں کے قتل عام کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔ بی بی سی کے مطابق بلجیئم کے جج اس مقدمے پر غور کر رہے ہیں جو بیروت کے فلسطینیوں کے کیمپ صابرہ اور شتیلہ میں قتل عام میں بچنے والے 23 فلسطینیوں نے دائر کیا ہے۔ یہ قتل عام 1982ء میں لبنان پر اسرائیلی حملے کے دوران ہوا تھا۔ اس زمانہ میں ایریل شیرون وزیر دفاع تھے۔ اور اس علاقے پر قابض فوج کے ذمہ دار تھے۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کی دوا
ہومیونونہال GHP-4/FD
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 29 اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 30 اگست- غروب آفتاب: 6-38

☆ جمعہ 31- اگست- طلوع فجر: 4-16

☆ جمعہ 31- اگست طلوع آفتاب: 5-41

مخلوط طرز انتخاب کی تجاویز زیر غور ہیں- وفاقی وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ صنعتکاروں اور ٹریڈ یونین تنظیموں کے باہمی اتفاق سے لیبر ویلفیئر کا نیا قانون تیار کیا جا رہا ہے- وہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت آج کل انتخابی اصلاحات پر زیادہ توجہ دے رہی ہے- جس کے تحت آئندہ عام انتخابات مخلوط طرز پر کرانے کے لئے تجویز پر غور ہو رہا ہے-

جاری منصوبوں پر آئی ایم ایف کا اظہار اطمینان- عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف نے پاکستان میں جاری منصوبوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے امداد کا سلسلہ جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے- آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے صدر جنرل مشرف کے ساتھ خصوصی ملاقات میں حکومت کے اصلاحاتی ایجنڈے کو سراہا جس کی بدولت ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال بہتر ہوئی اور بین الاقوامی سطح پر پذیرائی میں اضافہ ہوا ہے-

سول اور فوجی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی اجازت- آئی ایم ایف نے پاکستان کو سول اور فوجی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی اجازت دے دی ہے- اس اضافے کا اعلان وفاقی وزیر خزانہ نے جون میں رواں مالی سال کا بجٹ پیش کرتے وقت کیا تھا- جس کے تحت اس سال یکم دسمبر سے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے فیصلہ پر عملدرآمد ہوگا-

گوادر بندرگاہ پر کام کا آغاز- چینی ماہرین نے گوادر کی بندرگاہ پر کام شروع کر دیا ہے اور وہاں ضروری ٹسٹ شروع کر دیئے ہیں سرکاری ذرائع کے مطابق ٹسٹ اور سروے کا کام شروع کیا گیا تا کہ منصوبہ کامیاب ہو سکے-

این ڈی ایف سی کی تمام برانچیں بند- نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کی ملک بھر میں قائم شاخوں کو بند کر کے ان برانچوں میں موجود 24 ارب روپے کے تمام اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں- وزارت خزانہ کے موصولہ خط میں کہا گیا ہے کہ ملازمین کے مستقبل کا چھ ماہ میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کھاتے داروں کی رقوم محفوظ ہیں پابندی اٹھتے ہی ادائیگی کر دی جائے گی-

امداد میں کمی ہو سکتی ہے- پاکستان میں متعین ایشیائی ترقیاتی بنک کے نمائندے نے کہا ہے کہ منصوبوں پر عملدرآمد کی رفتار سست ہے اس کو موثر نہ بنانے کی صورت میں بنک کی طرف سے پاکستان کے لئے امداد میں کمی آسکتی ہے-

اسحاق ڈار کی ضمانت پر رہائی- سابق وزیر خزانہ محمد اسحاق ڈار سابق وزیراعظم نواز شریف کے خلاف دائر حدیبیہ پیپر ملز ریفرنس میں وعدہ معاف گواہ بن گئے ہیں اور لاہور ہائی کورٹ نے ان کی ضمانت پر رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے-

ذرائع ابلاغ کو دینی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے- اسلامی نظریاتی کونسل نے ذرائع ابلاغ عامہ کے متعلق 33 نکات پر مشتمل سفارشات کی منظوری دی ہے- جن میں کہا گیا ہے کہ ذرائع ابلاغ کا بنیادی مقصد قوم کو تفریحی تعلیمی، اخلاقی، قانونی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی شعور سے آگہی، قومی مقاصد اور اسلامی تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے رہنمائی مہیا کرنا ہونا چاہئے- کونسل کی رپورٹ میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا کہ ذرائع ابلاغ اس قومی فریضے کی انجام دہی میں قائدانہ کردار کی بجائے منفی کردار انجام دے رہے ہیں-

INSTAPHONE
MOBILINK GSM
Ufone GSM
Paktel
نئے و پرانے امپورٹڈ فون سیٹ کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
Bismillah Mobile
موبل لنک، پاکٹل، یوفون اور انسٹاون کے کنکشن کے لئے
اب ہال روڈ پر بھی نئے جذبے سے سرشار خدمت میں مصروف
* شیخ وسیم * کلیم شیخ
* فرخ شیخ
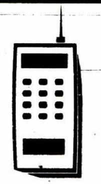
109 جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون / فیکس: 7910160
موبائل: 0303- 7587202
تھرڈ فلور زیتون پلازہ ہال روڈ لاہور
موبائل: 0333- 4235234

We Save Your Appliances
UNIVERSAL STABILIZERS
UNIVERSAL® REGD TRADE MARK
VOLTAGE STABILIZERS/REGULATORS
UNIVERSAL® REGD TRADE MARK
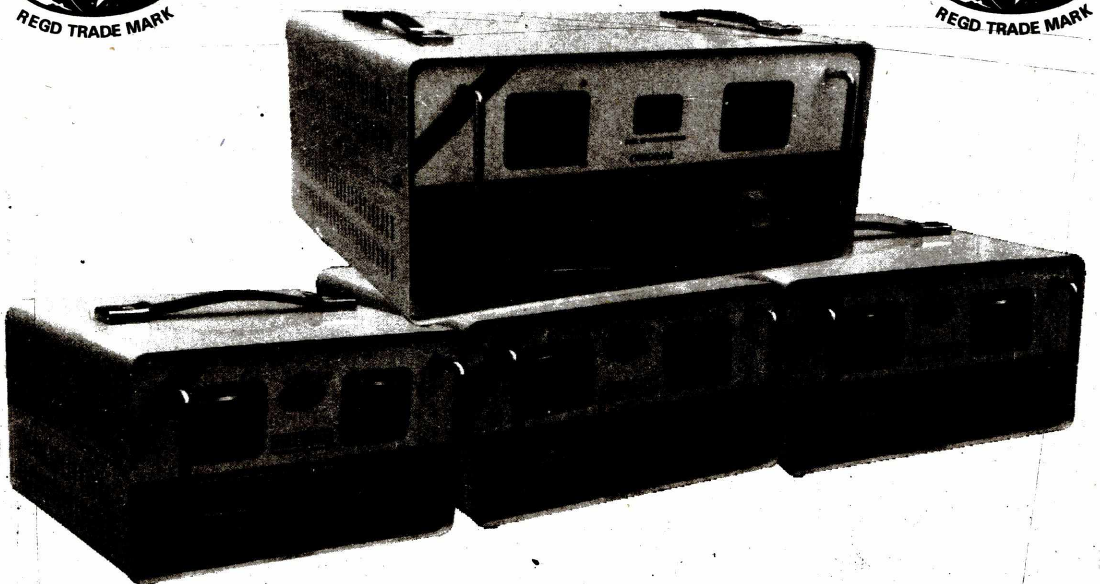
PEACE is the need of the day and the UNIVERSAL® Stabilizer provides it
Voltage Stabilizers/Regulators for Refrigerator, Freezer, Computer, Fax, Dish Antenna, Photocopier, Air Conditioner and Home appliances
(Also available in time delay and auto cutoff models)
®TMRegd#113314, 77396 D Design Regd#6439 © Copy Right: 4851, 4938, 5562, 5563, 5775
Dealer: HASSAN TRADERS RABWAH